Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

یوم:۔ پنجشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″

فی پرچہ ۱/ ر

۲۲ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۱/۶	۱۱ فتح ۱۳۳۱ھش - ۱۱ دسمبر ۱۹۵۲ء	نمبر ۲۸۷

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

روحِ او در گفتنِ قولِ بلیٰ اول کسے
آدمِ توحید و پیش از آدمش پیوند یار
جانِ خود دادن پئے خلقِ خدا در فطرتش
جاں نثارِ خستہ جاناں بیدلاں را غمگسار

ترجمہ:۔ بلیٰ کا لفظ کہنے میں اس کی روح سب سے پہلے تھی۔ وہ توحید کا آدم ہے۔ اور آدم (کی پیدائش) سے بھی پہلے اس کا تعلق خدا تعالیٰ سے تھا۔ خدا کی مخلوق کے لئے اپنی جان دینا اس کی فطرت میں تھا۔ وہ شکستہ دلوں پر اپنی جان قربان کرنے والا اور بے دلوں کا غمخوار تھا۔

(آئینہ کمالات اسلام)

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۰ دسمبر۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کو آج ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف کی وجہ سے کمزوری بہت رہی ہے۔ ہلکا ٹمپریچر بھی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مراکش کے ایک اور شہر میں گڑبڑ

رباط ۱۰ دسمبر۔ کاسابلانکا میں فسادات کے بعد اب مراکش کے ایک اور شہر میں جھڑپوں کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ یہ شہر کاسابلانکا سے ایک سو دس میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں پولیس نے گڑبڑ کرنے والوں پر گولی چلا دی۔ جس کی وجہ سے دو مراکشی ہلاک اور سات زخمی ہوئے۔

مصر میں بادشاہت کو ختم کرنے کیلئے جنرل نجیب کی حکومت نے ۱۹۲۳ء کا مصری آئین منسوخ کر دیا

جمہوری اصولوں کی بنیاد پر جلد ہی نیا آئین مرتب کیا جائیگا۔ جس میں تمام اختیارات کا منبع عوام ہونگے

قاہرہ ۱۰ دسمبر۔ حکومت مصر نے ۱۹۲۳ء کا مصری آئین منسوخ کر دیا ہے۔ اس امر کا اعلان کرتے ہوئے مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب نے کل رات ایک نشری تقریر میں کہا۔ کہ موجودہ آئین کی منسوخی ملک کو شہنشاہیت سے نجات دینے اور اس کو جمہوریت میں تبدیل کرنے کے لئے پہلا قدم ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ جلد ہی تقریباً سو اشخاص پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائیگی جو نیا آئین مرتب کرے گی۔ یہ کمیٹی جو آئین بنائے گی۔ اس کے تحت ایک ٹھوس جمہوری حکومت قائم کی جائے گی۔ آئین مرتب ہونے کے بعد اسے عوام کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اسی دوران میں تمام اختیارات حکومت کے پاس رہیں گے۔ جنرل موصوف نے کہا۔ کہ ۱۹۲۳ء کا آئین ناکام ہو چکا ہے۔ کیونکہ اس میں پارلیمنٹ حکومت کے تحت تھی۔ اور خود حکومت پر ایک غیر ذمہ دار بادشاہ مسلط تھا۔ پرانا آئین صرف سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کی نمائندگی کرتا ہے۔ لیکن میری حکومت چاہتی ہے۔ کہ آئین میں عوام کی نمائندگی ہو۔ اور وہ ملک کے ہر طبقہ کی ضرورتوں کو پورا کرے۔ کیونکہ تمام اختیارات کا منبع عوام ہی ہیں۔

مراکش کے ریذیڈنٹ جنرل کی کاسابلانکا میں آمد

رباط ۱۰ دسمبر۔ مراکش میں فرانس کے ریذیڈنٹ جنرل آج کاسابلانکا پہنچے۔ وہ وہاں ان فسادات کی تحقیقات کریں گے۔ جو گذشتہ چند روز سے شہر میں ہو رہے تھے۔

مسئلہ کشمیر کا حل کشمیری عوام ہی کر سکتے ہیں

اقوام متحدہ میں روسی نمائندے کا بیان

نیویارک ۱۰ دسمبر۔ اقوام متحدہ کی بجٹ کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے روسی نمائندے نے اس عندیہ کا اظہار کیا ہے کہ صرف کشمیر کے عوام ہی مسئلہ کشمیر کو بہتر طور پر حل کر سکتے ہیں۔ روسی نمائندے نے یہ بیان کشمیر میں اقوام متحدہ کے فوجی مبصرین کے لئے بجٹ میں چھ لاکھ ڈالر مخصوص کرنے کی تجویز کے بارے میں دیا۔ اس نے کہا کہ کشمیر میں اقوام متحدہ کے مبصرین کی سرگرمیاں بے نتیجہ ثابت ہوئی ہیں۔ لیکن کمیٹی نے مبصرین کے لئے چھ لاکھ ڈالر مخصوص کرنے کی منظوری دیدی۔ تائید میں 34 اور اسکی مخالفت میں 5 ووٹ آئے۔ صرف روسی بلاک نے ہی تجویز مذکورہ بالا کی مخالفت کی۔

دہلی اور کابل کے درمیان فضائی سروس کے بارے میں ہند و پاکستان کانفرنس ختم ہو گئی

کراچی ۱۰ دسمبر۔ پاکستان کے راستہ نئی دہلی اور کابل کے درمیان فضائی راستہ متعین کرنے کے لئے پاکستانی اور ہندوستانی وفود میں جو بات چیت تین دن سے کراچی میں ہو رہی تھی۔ وہ آج ختم ہو گئی ہے۔ کانفرنس میں وہ دو متبادل راستے زیر بحث آئے۔ جو پاکستان نے تجویز کئے ہیں۔ ہندوستانی وفد آج دوپہر نئی دہلی روانہ ہو گیا۔ خیال ہے۔ کہ حکومت ہندوستان ان تجاویز کے بارے میں حکومت پاکستان کو اپنی رائے سے یکم جنوری تک مطلع کر دے گی۔ اس کے بعد حکومت پاکستان شہری ہوابازی کی بین الاقوامی انجمن کو اپنی رپورٹ پیش کر دے گی۔

کہر کی وجہ سے یک صد سے زائد افراد ہلاک

لندن ۱۰ دسمبر۔ لندن پر گذشتہ چار دن سے گہری کہر چھائی ہوئی تھی۔ اس کی وجہ سے جو حادثات ہوئے۔ ان میں سو سے زائد اشخاص ہلاک ہوئے ہیں۔

خواجہ ناظم الدین کی سالسبری سے ملاقات

لندن ۱۰ دسمبر۔ وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین نے کل رات برطانیہ کے وزیر امور دولت مشترکہ لارڈ سالسبری سے دوبارہ مسئلہ کشمیر کے بارے میں بات چیت کی۔

بلوچستان کے کسی اخبار سے ضمانت طلب نہیں کی گئی

کوئٹہ ۱۰ دسمبر۔ حکومت بلوچستان نے اخبارات کی اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ اس نے صوبہ کے تمام اخبارات سے ضمانتیں داخل کرنے کو کہا ہے۔ حکومت نے ایک پریس نوٹ میں یہ واضح کیا ہے۔ کہ اب تک صوبہ کے کسی اخبار سے ضمانت طلب نہیں کی گئی۔

جنرل آئزن ہاور عنقریب جنرل میکارتھر سے ملاقات کریں گے

واشنگٹن ۱۰ دسمبر۔ امریکہ کے صدر منتخب مسٹر آئزن ہاور نے جنرل میکارتھر کو ایک تار بھیجا ہے جس میں آپ نے کہا ہے۔ کہ میں عنقریب آپ سے ملاقات کر کے کوریا میں امن قائم کرنے کے لئے آپ کے پیش کردہ منصوبہ پر بات چیت کروں گا۔ جمعہ کے روز جنرل میکارتھر نے نیویارک میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ میرے پاس کوریا میں امن قائم کرنے کے لئے ایک واضح اور قطعی پروگرام ہے۔ اور میں اسی پروگرام کو مسٹر آئزن ہاور کے سامنے پیش کروں گا۔ جنرل میکارتھر نے تار کا جواب بھیج دیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے۔ کہ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ آپ نے میری تجویز کے بارے میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔

سرحد میں پیداوار بڑھانے کیلئے مصنوعی کھاد مہیا کی جائیگی

پشاور ۱۰ دسمبر۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ خان عبدالقیوم خاں نے ایک تقریر میں کہا ہے۔ کہ صوبے کے جن حصوں میں آبپاشی کا انتظام ہے۔ حکومت ان علاقوں میں کاشتکاروں کو مصنوعی کھاد مہیا کریگی۔ امید ہے کہ اس طرح سے اگلے سال کی فصل میں ۲۵ سے ۴۰ فی صدی تک اضافہ ہو جائے گا۔

نیروبی ۱۰ دسمبر۔ کینیا میں ماؤ ماؤ تحریک کو ناکام بنانے کے لئے جو تدبیریں کی جا رہی ہیں۔ ان کے سلسلہ میں آج کیکوؤ قبیلہ کے دو سو افراد گرفتار کر لئے گئے۔

مسئلہ تونس کی بحث میں تونس کے نمائندے کو بھی شرکت کی دعوت دی جائے

اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی میں پاکستانی نمائندہ کی تجویز

نیویارک ۱۰ دسمبر۔ پاکستان نے اقوام متحدہ کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ فرانس اور تونس کے جھگڑے کو طے کرنے کے لئے جو بات چیت ہو رہی ہے۔ اس میں تونس کے بے کے نمائندہ کو بھی شرکت کی دعوت دی جائے۔ کل رات بڑی سیاسی کمیٹی کے اجلاس میں پاکستانی نمائندے نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر بے آف تونس کے نمائندے کو بھی بات چیت کی دعوت دی جائے۔ تو اس سے جھگڑے کو طے کرنے میں بڑی سہولت مل سکتی ہے۔ پاکستان کی تجویز پر آج رات کمیٹی میں بحث ہوگی۔ اس سے پہلے عرب ایشیائی ملکوں کے نمائندوں نے جنوبی امریکہ کی قرارداد پر نکتہ چینی کی۔ قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ فرانس اور تونسی لیڈر اقوام متحدہ کی مداخلت کے بغیر خود بات چیت کر کے تونس کے مسئلہ کا حل کریں۔ کینیڈا، ناروے اور یونان نے جنوبی امریکہ کی قرارداد کی حمایت کرنے کا اعلان کیا ہے۔ امریکہ پہلے ہی اس قرارداد کی حمایت کا فیصلہ کر چکا ہے۔ ادھر تونس میں فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل نے آج تونس کے بے سے ملاقات کی۔ جو پچیس منٹ تک جاری رہی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

امن عالم کا واحد ذریعہ

تحریک امن کے لیڈر کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا مکتوب

انٹرنیشنل ورلڈ پیس ڈے کمپنی کے ایگزیکٹو سیکرٹری ڈاکٹر الفرڈ ڈبلیو پارکر (امریکہ) نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی کہ ۲۶ اگست ۵۲ء کو ان کی کمیٹی کی طرف سے یوم امن منایا جا رہا ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ کے افراد بھی امن عالم کے لئے دعا کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کی اس درخواست کو قبول فرماتے ہوئے حسب ذیل دعا تجویز فرمائی۔ اور جماعتہائے احمدیہ پاکستان و بیرون کو ہدایت فرمائی کہ ۲۶ اگست بروز جمعہ دعا کی جائے۔ دعا کے الفاظ یہ تھے۔

"اے خدا ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ایسا راستہ جس پر مختلف اقوام کے چیدہ لوگ جنہوں نے تیری رضامندی کو حاصل کر لیا تھا چلے تھے۔ ہمارے ارادے پاکیزہ ہوں۔ ہماری نیتیں درست ہوں۔ ہمارے خیالات ہر بدی سے پاک ہوں اور ہمارے عمل ہر قسم کی کجی سے منزہ ہوں۔ سچائی اور صداقت کے لئے ہم اپنی ساری خواہشات اور رغبتیں قربان کر دیں۔ ایسا انصاف جس میں رحم ملا ہوا ہو۔ ہمارے حصہ میں آئے اور ہم تیرے ہی فضل سے دنیا میں سچا امن قائم کروانے والے ہو جائیں۔ جس طرح کہ تیرے برگزیدہ بندوں نے دنیا میں امن قائم کیا اور تو ہمیں ایسے تمام کاموں سے محفوظ رکھ جن کی وجہ سے تیری ناراضگی حاصل ہوتی ہے اور تو ہمیں اسباب سے بھی بچا کہ ہم جوشِ عمل سے اندھے ہو کر ان فرائض کو بھول جائیں۔ جو تیری طرف سے عائد ہوتے ہیں۔ اور ان طریقوں سے بے راہ ہو جائیں جو تیری طرف لے جاتے ہیں۔"

ڈاکٹر الفرڈ ڈبلیو پارکر نے حضور کی یہ دعا Amanaika تحریک کے لیڈر کو (جس کا مرکز جاپان میں ہے۔ اور جو دنیا میں امن قائم کرنے کے ذرائع کی تلاش میں ہیں) بھجوایا۔ انہوں نے حضور کی یہ دعا اپنے ماہنامہ Amanaika مجریہ ستمبر ۵۲ء میں شائع کی اور اس رسالہ کے ساتھ کچھ اور لٹریچر بھی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بھجوایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے انہیں حسب ذیل جواب لکھوایا۔ جو عوام کے فائدہ کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔

مکرمی۔ آپ کا لٹریچر ملا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ مگر دست ہمارے پاس جاپانی جاننے والا کوئی نہیں۔ اسلئے ہم آپ کے متعلق زیادہ واقف نہیں ہو سکتے۔

انگریزی حصہ سے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ امن عالم کے قیام کے لئے جو میری دعا کے متعلق تجویز تھی۔ وہ آپ کے اخبار میں شائع ہوئی ہے۔ حقیقتاً دنیا اس بات کی محتاج ہے کہ اس کے اندر سچا امن پیدا کیا جائے۔ لیکن سچا امن کبھی بھی روحانیت کے درست ہوئے بغیر نہیں قائم ہو سکتا۔ دنیا کوشش کر رہی ہے کہ ہتھیاروں کے ساتھ صلح کو قائم رکھے قانون کے ساتھ صلح کو قائم رکھے یا عقل کے ساتھ صلح کو قائم رکھے۔ لیکن یہ تینوں چیزیں ناقص ہیں گو اپنے اپنے دائرہ میں ضروری ہیں۔ یہ تینوں چیزیں جب تک روحانیت کے ساتھ نہ ملیں۔ اسوقت تک امن قائم نہیں ہو سکتا۔ ہتھیاروں کے ساتھ اس لئے امن قائم نہیں رکھا جا سکتا کہ ہتھیاروں کی دوڑ شروع ہو جاتی ہے۔ اور پھر یہ عادت ایسی پڑ جاتی ہے کہ صلح کے بعد بھی صلح کرانے والی قومیں ہتھیار جمع کرتی چلی جاتی ہیں۔ جس طرح ایک مالدار بھرے ہوئے بٹوے کے بغیر سفر نہیں کر سکتا حالانکہ غریب آدمی چند پیسوں کے ساتھ سفر پر نکل کھڑا ہوتا ہے۔ اسی طرح ہتھیار جمع کرنیوالی قومیں ہتھیاروں کی ضرورت کے ختم ہونے کے بعد بھی ہتھیار جمع کرتی چلی جاتی ہیں۔ کیونکہ اپنے ہمسایہ سے ڈرنے کی عادت انہیں پڑ جاتی ہے اور کافی ہتھیاروں کے بغیر ان کے دل اطمینان نہیں پاتے۔

قانون اسلئے امن نہیں قائم کر سکتا کہ قانون ظاہر پر حکومت کرتا ہے باطن پر نہیں۔ اور عقل اس لئے امن قائم نہیں کر سکتی کہ عقل اخلاق کے تابع نہیں ہوتی وہ یہ دیکھتی ہے کہ میرا یا میرے دوست کا فائدہ کس میں ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتی کہ بعض ظاہری فائدے باطنی نقصان کا موجب ہوتے ہیں اور قریب کی دوستی بعید کو خراب کر دیتی ہے لیکن روحانیت ہی ایک ایسی چیز ہے جو کہ انسان کو دائمی طور پر نیکی کی طرف مائل رکھتی ہے۔ کیونکہ روحانیت نام ہے جذبات کے اخلاقی رنگ میں ڈھل جانے کا۔ اور جب جذبات اخلاقی رنگ میں ڈھل جائیں۔ تو لازماً عقل بھی ان کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور ایک ایسا دوام پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کو کوئی لالچ یا کوئی حرص یا کوئی خوف اپنے مقام سے ہلا نہیں سکتا۔

مجھے خوشی ہے کہ آپ مذہب کی طرف متوجہ ہیں۔ لیکن میں آپ کو ہوشیار کرنا چاہتا ہوں۔ کہ مذہب چند ظاہری باتوں کا نام نہیں مذہب تو خدا تعالیٰ سے عملی تعلق کا نام ہے اور یہ عملی تعلق اسلام کے سوا آج کہیں نہیں پایا جاتا۔ پس میں آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اسلام کا مطالعہ کریں اور اسکے عملی پہلو پر غور کریں کہ وہ خدا تعالےٰ سے اسی دنیا میں ملا دیتا ہے۔ اور انسان کو ایسی طاقت بخش دیتا ہے کہ دنیا کی بڑی سے بڑی حکومتیں اور زلزلے بھی اسکو فنا نہیں کر سکتے۔

دلیلیں اس دنیا میں کام نہیں دے سکتیں۔ انسان نے دلیلوں کو اپنے فائدہ کے لئے بدل دیا ہے صرف خدا تعالےٰ کا ہاتھ اس دنیا میں امن قائم کر سکتا ہے۔ اور لوگوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر سکتا ہے۔

پس میں آپ کو دعوت دیتا ہوں اسلام کے زندہ خدا کی طرف جو آج بھی دنیا پر اسی طرح حکومت کر رہا ہے۔ جس طرح وہ پرانے زمانوں میں حکومت کرتا تھا۔ ہمیں موسیٰؑ۔ عیسیٰؑ۔ کنفیوشس اور بدھ کے قصوں کی طرف جانے کی ضرورت نہیں۔ کنفیوشس بدھ۔ عیسےٰؑ اور موسےٰؑ والا خدا آج بھی وہی خدا ہے۔ اور آج بھی اسے وہی طاقتیں ظاہر کرنی چاہئیں۔ جن طاقتوں کو وہ پہلے زمانے میں ظاہر کرتا تھا۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ اب بھی ویسے ہی کرتا ہے صرف صحیح ذریعہ کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے سب سے آخر میں بھیجے ہوئے مذہب اسلام کے صحیح طور پر مطالعہ کی ضرورت ہے۔

نقد و نظر

حیات الآخرت:

مصنفہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ

ناشر:۔ صیغہ نشر و اشاعت ربوہ۔

کاغذ لکھائی چھپائی نہایت اعلےٰ اور دیدہ زیب۔ بڑی تختی صفحات تقریباً ۱۲۰۔ تصنیف جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی اس تقریر پر مشتمل ہے۔ جو آپ نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۱ء ربوہ میں فرمائی تھی۔ جس کو اب نظر ثانی اور اضافہ اور ترمیمات کے ساتھ پہلی دفعہ بصورت کتاب شائع کیا گیا ہے۔

موضوع کتاب کے نام سے ظاہر ہے۔ انسان کے لئے شروع ہی سے حیات بعد الموت کا مسئلہ ایک لاینحل مگر نہایت دلچسپ اور تحیر زا معمہ بنا رہا ہے۔ ہم روز اپنی آنکھوں سے بچوں جوانوں اور بوڑھوں کو مرتے دیکھتے ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ ایک دن ہم خود بھی اس دنیا سے کوچ کر جائیں گے یہ ایسی یقینی بات ہے کہ قرآن کریم میں اسکو "یقین" کے نام سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جو اس دنیا میں بڑی شان و شوکت رکھتے تھے۔ جن کی زندگیاں بڑی ہنگامہ خیز تھیں۔ جنہوں نے بڑے بڑے انقلابات کی رہنمائی کی۔ اور پھر جنہوں نے نہ صرف زمین کو روندا بلکہ آسمان پر بھی تھگلی لگانے کے دعوے کئے وہ لوگ جو غرور اور رعونت کے پیکر تھے۔ جنہوں نے جیتے جی کبھی سر نیچا نہ کیا اور کبھی گردن میں خم نہ ڈالا۔ آخر ان سب کو موت کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پڑے۔

ایک سوچنے والا دماغ سوچتا ہے کہ آخر یہ شاندار قافلہ کہاں جا رہا ہے یا اس زندگی کے آگے بھی کچھ ہے کہ بس خاک میں خاک مل کر رہ جاتی ہے۔ یہ سوال جتنا متحیر کن اور دلچسپ ہے اتنا ہی لاینحل ہے۔ اس کا جواب نہ تو فلسفہ آج تک دے سکا ہے اور نہ سائنس ہی دے سکتی ہے۔ مگر یہ بھی درست نہیں کہ اس کا کوئی جواب نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے خود اس کا جواب دیا ہے اور کسی نہ کسی رنگ میں تمام الٰہی مذاہب میں یہ جواب موجود ہے۔ فاضل مصنف نے اس کا جواب اسلامی تعلیم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصریحات کی روشنی میں نہایت اختصار سے مگر واضح طور پر اور بڑی حد تک کامیابی کے ساتھ دینے کی سعی بلیغ فرمائی ہے۔ کتاب نہایت دلچسپ ہے یہ کتاب کسی نفع حاصل کرنے کیلئے نہیں لکھی گئی۔ قیمت -/۱/۴ روپیہ بلحاظ خوبیوں کے نہایت قلیل ہے۔ صیغہ نشر و اشاعت ربوہ یا مکتبہ جدید متصل یونیورسٹی لاہور سے طلب کریں۔

مہمانان کرام بر موقعہ جلسہ سالانہ کی خدمت میں ایک ضروری گذارش

گذشتہ سالوں کا تجربہ ہے کہ جب دوست جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مرکز میں تشریف لاتے ہیں تو بعض عہدیداران اور افراد جماعت دفتر محاسب میں چندہ جات کی رقوم داخل خزانہ کراتے وقت اس کی تفصیل ہمراہ نہیں لاتے اور رقوم بلا تفصیل ہی جمع کراتے جاتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ واپس جا کر اس کی تفصیل ارسال کر دیں گے۔ لیکن واپس جا کر اس کی تفصیل سے مطلع نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسی رقوم مد بلا تفصیل میں پڑی رہتی ہیں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل نہیں کی جا سکتیں۔ اس طرح سے ایک تو ایسی رقوم متعلقہ جماعت یا فرد کے کھاتہ میں درج نہیں ہو سکتیں اور دوسرے ان رقوم کی تفصیل منگوانے کے لئے مرکز کو ان احباب سے بہت خط و کتابت کرنا پڑتی ہے۔ اور علاوہ کارکنان کا وقت خرچ ہونے کے جو کسی دوسرے مفید کاموں پر صرف ہو سکتا ہے۔ مرکز کو چٹھیوں اور رجسٹری وغیرہ کے ارسال کرنے پر بھی کافی خرچ کرنا پڑتا ہے۔ لہذا جلسہ سالانہ پر تشریف لانیوالے معزز احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو رقم خود انہوں نے ساتھ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرانے کے لئے لائیں تو اس کی پوری تفصیل [illegible] (ناظر بیت المال ربوہ)

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۱۲ر دسمبر ۱۹۵۲ء

روزنامہ "زمیندار" کی مذبوحی حرکات

اخبار "زمیندار" نے پے بہ پے کئی افتتاحیئے ایسے لکھے ہیں جن سے پاکستان کی مرکزی حکومت پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور مرکزی وزارت کی ترہیب و تخویف کی گئی ہے۔ بعض وزراء کا نام لے کر انہیں عوام کی نظروں سے گرانے کی کوشش کی گئی ہے۔

مؤقر انگریزی معاصر سول اینڈ ملٹری گزٹ نے کل کی اشاعت میں "زمیندار" کی اس فتنہ طرازی اور بے راہ روی پر نہائت پُرزور احتجاج کیا ہے اور لکھا ہے۔ کہ ایک مسلم لیگی روزنامہ کہلانے والے کا یہ کردار نہائت ہی نازیبا ہے۔ بلکہ غداری کے مترادف ہے۔ اور کہا ہے کہ اگرچہ روزنامہ "زمیندار" بظاہر صوبہ پرستی۔ فرقہ پرستی اور زبان کے تنازعات کو ملک وقوم کے لئے مہلک قرار دیتا ہے۔ مگر ان مضامین میں وہ خود ان تنازعات کو ہوا دے رہا ہے۔ اور مرکزی اور صوبائی خاصکر پنجاب کی حکومتوں میں رسہ کشی اور تفریق و تشتت کی خلیج کو کھود کر اس کو وسیع اور ناقابل عبور بنانے کی سعی قبیحہ میں مصروف ہے۔

موقر انگریزی معاصر مذکور نے اس سے پہلے بعض اور حقائق کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ جس سے یہ شبہ پرورش پا سکتا ہے۔ کہ صوبہ میں جو فرقہ پرستی اور بے چینی پھیل رہی ہے (خدانخواستہ) اس میں کسی نہ کسی حد تک حکومت کا بھی ہاتھ ہے چنانچہ موقر معاصر نے اس ضمن میں دو بین واقعات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ایک تو یہ کہ روزنامہ "زمیندار" میں پچھلے دنوں جو ایک اعلان شائع ہوا تھا کہ علماء کی مجلس عمل کی کارگزاریوں کی تفصیلات مجلس عمل کے دفتر یا ادارۂ اسلامیات کے دفتر سے حاصل کی جائیں۔ یہ اتفاقی سہو کی وجہ سے نہیں تھا۔ بلکہ اس بات کا شبہ پیدا کرتا ہے کہ اس فرقہ وارانہ تحریک سے خدانخواستہ حکومت کو بھی کچھ بالواسطہ یا بلا واسطہ تعلق ہے۔ کیونکہ ادارۂ اسلامیات حکومت کا ادارہ ہے اور ایک مکتوب میں احتجاج کیا گیا ہے کہ گزشتہ عید میلاد کے سرکاری جلسہ میں مولوی عبد الحامد بدایونی اور مفتی کفایت حسین جیسے اشد فرقہ پرست علماء کو تقریر کا موقعہ دینا بھی سرکاری محکمہ تعلقات عامہ کی سادگی کا مظہر ہے۔ چنانچہ ان دونوں علماء نے ایسی پاک و منزہ مجلس میں بھی اپنے جذبہ فرقہ پرستی کا مظاہرہ نہائت گھناؤنے طریقہ سے کیا۔

مؤقر انگریزی معاصر کا استدلال کہ شبہ ہو سکتا ہے کہ صوبہ کے موجودہ حالات سے خدانخواستہ ارباب حکومت کو بھی تعلق ہے۔ مندرجہ بالا واقعات کی روشنی میں بظاہر محض خیالی بانا بانا نہیں سمجھا جا سکتا خواہ یہ قیاس حقیقت کی ترجمانی نہ کرتا ہو۔ مگر ایسے واقعات سے ایسا نتیجہ نکالنا بعید از قیاس نہیں۔ انسان کو ظاہری حالات سے حقیقت کے متعلق غلط فہمیاں ہو سکتی ہیں۔ یہ درست ہے۔ مگر انسانی منطق جو انسان کی طرح محدود ہے۔ ظاہری حالات سے ہی نتائج اخذ کر سکتی ہے۔ جب ظاہری کبری و صغرے ایک خاص نتیجہ پر دلالت کرتے ہوں۔ تو ایسا نتیجہ نکالنے والے کو منطق لحاظ سے خاطی نہیں کہا جائے گا۔ اگرچہ حقیقی لحاظ سے اسکو غلط بھی ثابت کیا جا سکے اس کے باوجود ہم عرض کرتے ہیں کہ خواہ یہ نتائج از روئے حقیقت غلط ہی ہوں۔ پھر بھی ملکی نظم ضبط کے ذمہ واروں کا فرض اولین ہے۔ کہ وہ ایسے ظاہری آثار کو بھی رونما نہ ہونے دیں۔ جن سے خود ان کے اپنے آپ پر بھی زد پڑ سکتی ہو۔

ہم مانتے ہیں کہ روزنامہ "زمیندار" میں ادارۂ اسلامیات کا ذکر کسی ناقابل فہم غلطی کی وجہ سے آگیا۔ اور یہ بھی مانتے ہیں کہ محکمہ تعلقات عامہ نے نیک نیتی سے اور محض اس خیال سے کہ یہ دونو اصحاب رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر اعلےٰ درجہ کی تقریر فرمائیں گے۔ انہیں مدعو کیا انہیں یہ یقین تھا۔ کہ وہ ایسے جلسہ میں منہ زوری سے کام نہ لیں گے۔ اور ایسے خیالات کا اظہار نہ کرینگے جو فرقہ پرستی کو ہوا دینے والے ہوں۔ اور ہم یہ بھی مان لیتے ہیں۔ کہ روزنامہ زمیندار کے مدیر مسئول نے اپنے طبعی رجحانات اور ذاتی ذمہ داری کی بناء پر مرکزی وزارت پر کیچڑ اچھالا ہے۔ بلکہ ہم یہ بھی مان لیتے ہیں کہ اس نے افادۂ عام کے لئے ایسا کیا ہے۔ اس کا فی الحقیقت عقیدہ یہی ہے۔ یہ سب کچھ ہم مان لیتے ہیں۔ اور یہ بھی کہ واقعی ان واقعات سے ارباب حکومت بالکل بے خبر اور بے لوث ہیں۔ مگر ہم یہ نہیں مان سکتے کہ انہیں اتنی عقل نہیں ہے کہ وہ ان واقعات سے جو ظاہر نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ ان کی اہمیت کو نہیں سمجھ سکتے: اور اس کی تلافی و تدارک نہیں کر سکتے۔

ہمیں پنجاب کے وزیر اعلےٰ جناب میاں محمد ممتاز خان صاحب دولتانہ کی صیانت و دیانت دونوں پر پورا پورا اعتماد ہے۔ اور ہمارا یقین ہے۔ کہ ان واقعات کا یہ اہم پہلو جو مؤقر معاصر سول نے نہائت جرأت اور واقعی جذبہ حب الوطنی سے متاثر ہو کر پیش کیا ہے۔ پہلے کسی وجہ سے ان کے ذہن پر مستحضر نہیں ہو سکا۔ اس لئے ہم کو کامل امید ہے کہ اب جبکہ یہ پہلو واضح ہو چکا ہے جس طرح انہوں نے کمال حکمت سے ماضی قریب میں تخریب پسند اور فرقہ پرست عناصر کی امن شکن سرگرمیوں کا کامیابی کے ساتھ قلع قمع کیا ہے۔ وہ ان رجحانات کو بھی روکنے کے لئے اپنا پورا زور لگائیں گے۔ جو روزنامہ "زمیندار" کا عاقبت نا اندیش مدیر مسئول عوام میں پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے اور جن سے وہ نتائج منطقی طور پر برآمد ہو سکتے ہیں جن کی طرف سول نے واضح اشارہ کیا ہے۔

ہمارا قیاس ہے کہ مرکزی اور صوبائی حکومتوں میں شائد کوئی قابل اعتنا امر متنازعہ نہیں ہے۔ اور دونوں حکومتیں اپنے اپنے حقوق و فرائض کے دوائر و حدود میں نہائت توازن اور تعاون سے کام کر رہی ہیں۔ مگر روزنامہ "زمیندار" کے عاقبت نا اندیشانہ افتتاحیوں نے ناحق ایسے شبہات پیدا کرنے کا موقعہ بہم پہونچایا ہے کہ جس سے سول جیسے متین و سنجیدہ معاصر کو بھی صدائے احتجاج بلند کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس مسلم لیگی روزنامہ کی کماحقہ گوشمالی کی جائے گی۔ اور آئندہ محکمہ تعلقات عامہ یہ سبق نہ بھولے گا۔ کہ فرقہ پرست مولوی خواہ ان کا نام کتنا ہی مشہور ہو۔ اور خواہ موقعہ کتنا ہی مقدس کیوں نہ ہو۔ وہ اپنی عادت بد سے باز نہیں آسکتے۔ اس لئے ایسی مجالس میں جو عامۃ الناس کے مفاد کے لئے حکومت کی طرف سے منعقد کی جائیں۔ ان میں ایسے متعصب اور تنگ نظر مولاناؤں کو مدعو نہ کیا جائے۔

کیا آپ نے احمدیت کا مطالعہ کیا ہے؟

محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ نے روزنامہ "تسنیم" میں ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ جس میں "خواتین کے لئے خدمت خلق کی مزید مہلت" کے زیر عنوان خواتین کو نصائح فرماتے ہوئے آپ ہدایت فرماتی ہیں کہ

"کوشش کیجئے کہ آپ کا دستور پورا اسلامی بنے۔ زیادہ سے زیادہ دستخط کرائیے۔ دستخط پر کسی کو مجبور نہ کیجئے بلکہ صرف یہ معلوم کر لیجئے۔ کہ عام خواتین نو نکاتی مطالبہ کو ٹھیک سمجھتی ہیں"۔؟

(تسنیم "ر دسمبر ۱۹۵۲ء")

ہم محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ سے صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ کیا آپ نے خود نو نکاتی مطالبہ پر غور کیا ہے۔ اور اسکو ٹھیک سمجھ لیا ہے۔ مثلاً نواں مطالبہ یہ ہے۔ کہ "قادیانیوں" کو غیر مسلم اقلیتوں میں شامل کیا جائے۔ کیا محترمہ حمیدہ بیگم انشراح قلب سے کہہ سکتی ہیں کہ کسی دستور ساز اسمبلی کو اسلام اختیار دیتا ہے۔ کہ وہ ان لوگوں کو غیر مسلم قرار دے کر اقلیتوں میں شامل کر سکتی ہے۔ جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتے ہوں۔ کیا انہوں نے کبھی احمدیت کا خالی الذہن ہو کر محض تلاش حق کے لئے مطالعہ کیا ہے۔ اور نیک نیتی سے احمدی علماء سے احمدیت کی حقیقت سمجھنے کی کوشش فرمائی ہے۔ اگر نہیں تو ایسی صورت میں وہ دوسری خواتین سے کس طرح توقع رکھتی ہیں۔ کہ وہ خود نو نکاتی مطالبہ کو ٹھیک سمجھتی ہیں۔ اور معلوم کر سکتی ہیں کہ عام خواتین اسے ٹھیک سمجھتی ہیں؟ کیا محترمہ حمیدہ بیگم بذریعہ تسنیم یا ہمیں براہ راست اس کا جواب ارشاد فرمائیں گی؟

مقابلے کے امتحانات

پبلک سروس کمیشن نے گورنمنٹ کو اپنی رپورٹ میں مرکزی حکومت کی اعلےٰ ملازمتوں کے لئے بھرتی کے ایک حال ہی کے امتحان کے بارے میں حسب ذیل سفارش لکھی

"یونیورسٹی طلباء کو کھیلوں اور رکاؤٹنگ اور دیگر ایسی سرگرمیوں کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے جو جسم اور وجاہت کو بہتر بنا دیں اور ضبط و تنظیم کا مذاق پیدا کریں۔ نیز ذمہ داریوں کے لئے قوت برداشت کو نشو و نما دیں" (سول ملٹری مورخہ ۱۸/۱۱/۵۲)

واضح رہے کہ مرکزی حکومت کی اعلےٰ ملازمتوں کے لئے بھرتی پاکستان پبلک سروس کمیشن بذریعہ امتحان مقابلہ یا بذریعہ انتخاب کرتا ہے۔ قبل از وقت ان امتحانات کے لئے کوئی قواعد یا فارم درخواست مہیا نہیں کئے جاتے۔ جونہی امتحان لینے کا فیصلہ ہوتا ہے۔ بڑے بڑے اخبارات اور ریڈیو پاکستان کے ذریعہ اعلان کر دیا جاتا ہے۔ تب خواہشمند امیدواران اس خاص امتحان کے قواعد اور شرائط کے مطابق درخواستیں دے دیتے ہیں۔

انتخاب کے ذریعہ بھرتی بھی حسب ضرورت اور بوقت ضرورت ہوتی ہے۔ ایسی خالی اسامیوں کو مشتہر کر دیا جاتا ہے۔ اور امیدواروں سے توقع رکھی جاتی ہے۔ کہ وہ حسب شرائط مشتہرہ اپنی درخواستیں دیں۔

طلبائے کالج کے لئے ضروری ہے کہ اپنی واقفیت عامہ کو وسعت دیتے رہیں۔ اور باقاعدگی سے اخبار بینی کیا کریں۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

شذرات

پاکستان کے "راشٹریہ سیوک سنگھ"

آزاد ۱۹ نومبر ۱۹۵۲ء رقمطراز ہے کہ متواتری مرکزی جمعیت حسان لاہور کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں کہا گیا۔

"جو جماعتیں قادیانیوں کے خلاف صف آرا ہیں۔ ان کے طریق کار سے اس فتنہ کا قلع قمع نہیں ہو سکتا۔ مرزائیت کے خاتمہ کے لئے ضروری ہے کہ مرزائی از سر نو مسلمان ہو جائیں یا کھلم کھلا کوئی غیر مذہب اختیار کریں۔ یا انہیں پاکستان سے نکال دیا جائے۔ یا ان کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا جائے۔"

ہندوستان کی آزادی سے قبل متعصب ہندو لیڈر کہا کرتے تھے:۔

"سوراج پارٹی کا اصول ہونا چاہیئے کہ ہر ہندوستانی بچہ کو قومی رتن دیئے جائیں۔ خواہ وہ مسلمان ہو یا عیسائی اگر کوئی فرقہ ان کے لینے سے انکار کرے تو اس کی قانونی طور پر ممانعت کر دی جائے۔ یا اس کو عرب کے ریگستان میں کھجوریں کھانے کے لئے بھیجدیا جائے ہمارے ہندوستان کے آم کیلے اور نارنگیاں کھانے کا انہیں کوئی حق نہیں۔" (ملاپ ۲۳ جون ۱۹۲۶ء)

نیز کہتے

"جب تک مسلمان تبلیغ کو ہندوستان کے اندر سے بند نہیں کریں گے عرب کے ریگستان کی تہذیب اور حضرت محمدؐ کا نام سرزمین آریہ ورت میں پھیلانا چاہتے ہیں ان کے ساتھ ہندوؤں کا اتحاد کبھی نہیں ہو سکتا" (آریہ ویر)

تعصب و عناد کی یہ چنگاریاں جو نصف صدی سے اندر ہی اندر سلگائی جا رہی تھیں۔ اب شعلے بنکر نمودار ہو چکی ہیں۔ اور سیوک سنگھ پارٹی کے ایک اشارہ پر ہندوستان کی تمام فرقہ پرست پارٹیاں مثلاً اچھوت فیڈریشن کسان پارٹی مہاسبھا جن سنگھ پرجا پریشد وغیرہ میدان میں نکل آئی ہیں۔ اور مظلوم اور نہتے ہندوستانی مسلمان پر قافیہ حیات تنگ کیا جا رہا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ بات از حد حیران کن ہے کہ ہندوستان میں جوں جوں فرقہ پرستی کے شعلے بلند سے بلند تر ہوتے جاتے ہیں۔ سرزمین پاک کے شر پسند عناصر کی سرگرمیاں بھی تیز ہوتی جاتی ہیں ہمیں خوشی ہے کہ حکومت پاکستان نے آنے والے خطرات کو بھانپ لیا ہے۔ اور ان کی پیش بندی کے لئے سخت ترین اقدامات کا فیصلہ بھی کیا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ بعض ایسے افراد جو ابھی تک ان عناصر پر اسلام اور پاکستان کے خیر خواہ ہونے کا حسن ظن رکھے ہوئے ہیں۔ اب اپنی خطرناک غلطی سے واقف ہو جائیں گے۔ اور وہ ایک گروہ کھل کر سامنے آ جائے گا جس کے پروگرام میں قرآن و سنت کی اشاعت نہیں حب الوطنی اور اخلاق کی تلقین نہیں۔ صرف اور صرف بھارتی مصالح کی تکمیل ہے۔

گاؤ پوجا

"زمیندار" کی ایک خبر ہے کہ ہندو مہاسبھا اور جن سنگھ کے زیر اہتمام دہلی میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مقررین نے دہلی کے ایک ہندی رسالہ میں شائع شدہ اس مطلب کے مضمون کی اشاعت کے خلاف احتجاج کیا۔ کہ گائے کی پوجا ملک کے خلاف سب سے بڑی غداری ہے۔

ہندو دھرم کی مقدس کتاب وید میں لکھا ہے

برھم سوریہ سمم جیوتر دیو سمدر سمم
سرا اندر ا پرتھوئے درشٹی یان گوستو ما
ترانہ دو دیتے (یجروید ۲۳ منتر ۴۸)

(ہندی ترجمہ) برھم ہے سوریہ کے سمان جیوتی دیو لوک ہے سمندر کے سمان تالاب اندر ہے۔ پرتھوی کے اوپر ورشٹی کرنے والا گائے کی تو تلنا ہی نہیں ہے۔

منتر کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ

اے سائل، آفتاب کی مانند روشن پرمیشور ہے۔ اور سمندر کی طرح تالاب کرۂ ہوائی ہے۔ اور اندر (بادل) ہے۔ زمین پر مینہ برسانے والا اور گائے کا تو کوئی ثانی نہیں ہے۔

مسلمانوں کو لاکھ لاکھ سجدات شکر بجا لانے چاہئیں کہ خدا تعالےٰ نے ہمیں محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جیسا پیارا رسول بخشا۔ جس نے اپنے ہر قول و فعل سے اس بات کی منادی کی۔ کہ خدا تعالےٰ دنیا کی ہر چیز کا خالق ہے۔ اور وہی ایسا وجود ہے۔ جسے لاثانی اور بے نظیر کہا جا سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اسی خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ نبی عربی جس کا نام محمدؐ ہے ہزار ہزار درود و سلام اس پر یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کی انتہا معلوم نہیں ہو سکتی۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اسکو دنیا میں لایا۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵)

مولانا اختر علی کی پیشگوئی

مولانا اختر علی خاں نے منڈی بھٹیاں کے ایک جلسہ میں خطبہ صدارت دیتے ہوئے کہا۔

"مسلمانوں کے لٹریچر میں نزول مسیح کا تذکرہ بے شک موجود ہے۔ لیکن اول تو یہ تحقیق طلب ہے کہ یہ عقیدہ جن روایات پر مبنی ہے۔ وہ کس حد تک ثقہ ہیں۔ اور آیا وہ مجوسیت اسرائیلیت اور برہمیت سے متاثر ہو کر تو وضع نہیں کر لی گئیں دوسرے بفرض محال اگر نزول مسیح کا تخیل درست بھی ہو تو اس سے ختم نبوت کے عقیدہ پر کوئی حرف نہیں آتا۔"

عقیدہ نزول کو فرضی اور محال قرار دینے کے بعد آپ نے فرمایا:۔

"میں اس پلیٹ فارم سے یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ قادیانیت بھی اسی طرح ختم ہو جائیگی جس طرح انگریز یہاں سے گیا۔"
(زمیندار ۲۳ نومبر ۱۹۵۲ء)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے احمدیت کی ترقی اور عقیدہ نزول مسیح کے متعلق نصف صدی پیشتر یہ خبر دی تھی۔

"اے تمام لوگو سن رکھو یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت و برہان کی رو سے سب پر اس کو غلبہ بخشے گا۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسےٰ کے انتظار کرنے والے سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدے کو چھوڑ دینگے میں تو تخم ریزی کرنے کے لئے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔" (تذکرۃ الشہادتین)

جہاں تک جماعت احمدیہ کی حیرت انگیز ترقی کا تعلق ہے مولانا ظفر علی بیس سال قبل اعتراف کر چکے ہیں کہ:۔

"یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی نظر آتی ہیں۔ اور آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور فلاسفر اور ڈاکٹر جو کونٹ اور ویجارٹ اور ہیگل کے فلسفہ کو خاطر میں نہ لاتے تھے غلام احمد قادیانی کی خرافات واہیہ پر اندھا دھند آنکھیں بند کر کے ایمان لے آتے ہیں۔" (زمیندار ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

اور جہاں تک نزول مسیح کے عقیدہ کا تعلق ہے۔ مولانا ظفر علی کے فرزند مولانا اختر علی نے اپنے حالیہ بیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے دوسرے جز پر بھی صاد کر دیا ہے۔ اور نہ صرف مسیح کی آمد ثانی سے مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ بلکہ اسے فرضی اور محال بھی قرار دے دیا ہے۔

ہم مولانا اختر علی خاں سے عرض کریں گے کہ جب آپ اور آپ کے والد محترم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے عملاً اور قولاً مصدق بن چکے ہیں۔ تو آپ غریب مسلمانوں کو دام فریب میں پھنسانے کے لئے بے حقیقت اور جھوٹی "پیشگوئیاں" کیوں کر رہے ہیں؟ کیا یہ اسلام ہے۔

میں پاکستان کا سب سے بڑا باغی ہوں

"آزاد" (۱۶ نومبر ۱۹۵۲ء) نے حافظ قمر الحق صاحب کی ایک تقریر کا یہ اقتباس جلی سرخیوں سے شائع کیا ہے:۔

"آج میں اتنے عظیم الشان اجتماع کے سامنے غیر مبہم الفاظ میں یہ اعلان کئے دیتا ہوں کہ حکومت تاجدار مدینہ کی عزت و ناموس کی حفاظت کرے۔ ورنہ میں اس مملکت کا سب سے بڑا باغی ہوں اور یہ بغاوت میرے ہاں کوئی جرم نہیں۔ بلکہ میں اس بغاوت کو عبادت خیال کرتا ہوں۔"

احراری اور ان کے گنے بندھے جب کبھی ناموس تاجدار مدینہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ تو اس کا بین السطور مطلب اس کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ کہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کرنے والی جماعت یعنی جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔

ظاہر ہے کہ قرآن و سنت میں اس چیز کا کوئی جواز موجود نہیں کہ اس قسم کے مطالبات کے نامنظور کئے جانے کے سبب مملکت اسلامی سے بغاوت کرنا جائز ہے۔ پھر کیوں نہ کہا جائے کہ احراری شعلہ باز لیکچراروں کی یہ سرگرمیاں اسلام کی خاطر نہیں

بھارت کی خاطر

ہیں:

—.—.—.—

موجودہ زمانہ کے علماء دستور سازی کے ہرگز اہل نہیں

یہ لوگ اپنی ضرورت پورا کرنیکی خاطر مذہبی جھگڑوں کو ہوا دیتے ہیں (مودودی صاحب)

(منقول از آفاق ۶ دسمبر ۱۹۵۲ء)

۱۲ نومبر کو مولانا مودودی نے کراچی میں تقریر کی۔ آپ نے اسلامی دستور کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب آپ کو مکان تعمیر کرنا ہو۔ تو آپ انجینئر سے مشورہ لیتے ہیں۔ اور اگر آپ بیمار ہوں تو ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں۔ اور جب کہ آپ کو پاکستان کے لئے اسلامی دستور بنانا ہے۔ تو لامحالہ ان بائیس اصولوں کو تسلیم کیجئے۔ جو مختلف فرقوں کے اکیس علماء نے جنوری ۱۹۵۱ء میں مرتب فرمائے تھے۔ آپ نے خاص طور سے اس امر پر زور دیا۔ کہ علماء کے ان بائیس مرتب شدہ اصولوں کو پاکستان کے آئین میں بنیادی حیثیت ہونا چاہیئے

آپ نے حکومت کو چیلنج دیتے ہوئے کہا۔ "ہم یہ دیکھیں گے۔ کہ ہمارے دستور میں یہ خصوصیات پائی جاتی ہیں یا نہیں۔ ان میں سے کوئی ایک چیز بھی اگر تمہارے دستور میں نہ ہوئی۔ تو یاد رکھو کہ تمہارا بنایا ہوا دستور ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ کوئی طاقت اس کو یہاں نافذ نہیں کر سکے گی۔ اور اس معاملہ میں کسی نے بھی اگر تمہارے ساتھ کسی قسم کی مصالحت یا سودا بازی کی۔ تو قوم میں اس کا بھی وہی انجام ہوگا۔"

مولانا مودودی کا یہ ارشاد بجا کہ مکان بنانے کے لئے انجینئر کے مشورہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور بیمار کو ڈاکٹر ہی سے علاج کرانا پڑتا ہے لیکن ان کا یہ کہنا۔ کہ پاکستان کے دستور کے لئے علماء کے ارشادات حرف آخر ہیں۔ کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ دستور خواہ وہ اسلامی ریاست کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ ایک قانونی چیز ہے۔ اور اس کی تشکیل کے لئے علم دین کے ساتھ ساتھ قانون دانی اور موجودہ قومی اور بین الاقوامی تقاضوں سے بھی واقف ہونا لازمی ہے۔ محض ایک آدمی کا عربی پڑھا ہونا اور کتاب و سنت سے واجبی واقفیت کافی نہیں ان اکیس علماء میں کتنے ہوں گے۔ کہ یہ جانتے ہوں گے۔ کہ وحدانی حکومت اور وفاقی حکومت میں کیا فرق ہے۔ ایک ایوان کا ہونا بہتر ہے یا دو ایوان کا۔ صوبوں کو نمائندگی کس حساب سے دی جائے اور اقلیتوں کو کس قسم کے تحفظات ملنے چاہئیں۔ یہ اور اس قسم کے بہت سے بنیادی مسائل ہیں۔ جن کو جانے بغیر ملک کے دستور کے متعلق کسی اصول کا تعین کرنا ایک نامعقول سی جرأت ہے۔

ہم علمائے کرام کی شان میں کوئی گستاخی کرنا نہیں چاہتے۔ اور ان کا احترام ہمارے دل میں موجود ہے۔ نیز ہم یہ جانتے ہیں۔ کہ مذہبی امور میں ان میں سے بعض کی قابلیت مسلّم ہے۔ اور وہ ہماری انفرادی زندگی کے بارے میں فقہی کتابوں کی مدد سے بہت حد تک ہماری راہنمائی کر سکتے ہیں۔ لیکن اس بیسویں صدی میں دستور ملک کس نوعیت کا ہونا چاہیئے۔ اور اس میں کن چیزوں پر خاص طور سے زور دیا جائے۔ اس پر کوئی رائے دینا ان کے بس کی بات نہیں۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ ہمارے علماء الا ماشاء اللہ آج بھی چودھویں اور پندرھویں صدی میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور جس نظام تعلیم کے ماتحت انہوں نے تعلیم پائی وہ صدیوں پہلے کی بنیادوں پر قائم تھی۔ اور یہ رائے ہماری نہیں۔ بلکہ خود مولانا مودودی کی ہے جو دستور سازی کا حق نہایت فراخدلی سے علماء کو بخش رہے ہیں۔

مولانا مودودی اور قدیم نظام تعلیم

مولانا مودودی نے ۱۵ فروری ۱۹۵۲ء کو "اسلامی جمعیت طلباء" کے سامنے اسلامی نظام تعلیم پر تقریر کی۔ جو اکتوبر و نومبر کے ترجمان القرآن میں چھپی ہے اس میں وہ ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"جہاں تک ہمارے پرانے نظام تعلیم کا تعلق ہے۔ وہ آج سے صدیوں پہلے کی بنیادوں پر قائم ہے۔ جس وقت یہاں انگریزی حکومت آئی اور وہ سیاسی انقلاب برپا ہوا۔ جس کی بدولت ہم غلام ہوئے اس وقت جو نظام تعلیم ہمارے ملک میں رائج تھا۔ وہ ہماری اس وقت کی ضروریات کے لئے کافی تھا۔ اس نظام تعلیم میں وہ ساری چیزیں پڑھائی جاتی تھیں جو اس وقت کے نظام حکومت کو چلانے کے لئے درکار تھیں۔ اس میں صرف مذہبی تعلیم ہی نہیں تھی۔ بلکہ اس میں فلسفہ بھی تھا۔ اس میں منطق بھی تھی۔ اس میں ریاضی بھی تھی۔ اس میں ادب بھی تھا۔ اور دوسری چیزیں بھی تھیں۔ اس زمانہ کی سول سروس کے لئے جس طرح کے علوم درکار تھے وہ سب طلباء کو پڑھائے جاتے تھے۔ لیکن جب سیاسی انقلاب برپا ہوا۔ جس کی بدولت ہم غلام ہوئے تو۔ اس پورے نظام تعلیم کی افادیت ختم ہو گئی۔ اس نظام تعلیم سے نکلے ہوئے لوگوں کے لئے نئے دور کی مملکت میں کوئی جگہ نہیں رہی۔ ......"

یہ ہے وہ نظام تعلیم جس کا حامل ہیں ہم نے اکثر علمائے کرام ہیں۔ اور ظاہر ہے اس دور کی مملکت کے لئے جن علوم کی ضرورت ہے۔ یہ حضرات ان سے قطعی ناواقف ہیں۔ بلکہ اگر بے ادبی نہ ہو۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ مولانا مودودی ہماری اس رائے سے اتفاق کریں گے۔ کہ ان علماء کو اس دور کا احساس ہی نہیں۔

علمائے کرام اور مولانا مودودی

مولانا مودودی اس نظام تعلیم کے فارغ التحصیل کے سربراہ کار بن کر مذہبی قیادت کے ساتھ ساتھ سیاسی قیادت کا بھی مطالبہ کر رہے ہیں۔ حالانکہ خود ان کا کہنا ہے کہ:۔

"وہ لوگ جو اس نظام تعلیم کے تحت پڑھ رہے ہیں۔ اور اس سے تربیت پا کر نکل رہے ہیں۔ ان کا کوئی مصرف اس کے سوا نہیں ہے۔ کہ وہ مسجدوں کو سنبھال کر بیٹھ جائیں۔ یا کچھ مدرسے کھول لیں۔ اور طرح طرح کے مذہبی جھگڑے چھیڑتے رہیں۔ تاکہ ان جھگڑوں کی وجہ سے قوم کو ان کی ضرورت محسوس ہو۔ اس طرح ان کی ذات سے اگرچہ کچھ نہ کچھ فائدہ بھی ہمیں پہنچتا ہے یعنی ان کی بدولت ہمارے اندر قرآن اور دین کا کچھ نہ کچھ علم پھیلتا ہے۔ دین کے متعلق کچھ نہ کچھ واقفیت لوگوں کو حاصل ہو جاتی ہے۔ اور ہماری مذہبی زندگی میں کچھ نہ کچھ حرارت باقی رہ جاتی ہے۔ لیکن بقول مولانا مودودی اس فائدہ کے مقابلہ میں جو نقصان ان سے ہم کو پہنچ رہا ہے۔ وہ بہت زیادہ ہے۔ وہ نہ تو اسلام کی صحیح نمائندگی کر سکتے ہیں۔ نہ موجودہ زندگی کے مسائل پر اسلام کے اصولوں کو منطبق کر سکتے ہیں۔ نہ ان کے اندر اب یہ صلاحیت ہے۔ کہ دینی اصولوں پر قوم کی رہنمائی کر سکیں۔ اور نہ وہ ہمارے اجتماعی مسائل میں کسی مسئلہ کو حل کر سکتے ہیں۔

مولانا مودودی صاحب ان حضرات سے اس قدر نالاں ہیں۔ کہ ان کے متعلق انہیں یہ کہنے میں بھی باک نہیں کہ:۔

"اب ان کی بدولت دین کی عزت میں اضافہ ہونے کی بجائے الٹی اس میں کچھ کمی ہو رہی ہے۔ دین کی جیسی نمائندگی آج ان کے ذریعے سے ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ سے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ لوگوں میں دین سے روز بروز بعد بڑھتا جا رہا ہے۔ اور دین کے وقار میں کمی آ رہی ہے پھر ان کی بدولت ہمارے ہاں مذہبی جھگڑوں کا ایک سلسلہ ہے۔ جو کسی طرح ٹوٹنے میں نہیں آتا۔ کیونکہ ان کی ضروریات زندگی انہیں مجبور کرتی ہے کہ وہ ان جھگڑوں کو تازہ رکھیں۔ اور بڑھاتے رہیں۔ یہ جھگڑے نہ ہوں تو قوم کو سرے سے ان کی ضرورت ہی محسوس نہ ہو۔"

آپ نے دیکھا۔ کہ مولانا مودودی کی کیا رائے ہے پرانے نظام تعلیم کے متعلق جن کے فارغ التحصیل ممکن ہے۔ کہ بہ استثناء خود مولانا مودودی باقی سب علمائے کرام ہوں۔ اور کیا فرماتے ہیں وہ ان حضرات کے صلاحیت کار کے متعلق کہ ان کے نزدیک ان کے بدولت دین کے وقار میں کمی آ رہی ہے۔ ان کی وجہ سے ہمارے ہاں مذہبی جھگڑوں کا سلسلہ ہے۔ جو کسی طرح ٹوٹنے میں نہیں آتا۔ اور یہ خود ان جھگڑوں کو تازہ رکھتے اور بڑھاتے ہیں۔

اب اس کے بعد خود مولانا مودودی فرمائیں کہ نئے دور کی کسی مملکت کے نئے دستور کے متعلق اس قدیم نظام تعلیم کے پڑھے ہوؤں کی کیا وقعت ہو سکتی ہے۔ اور کیا وہ اس قابل ہیں۔ کہ ہمارے اجتماعی مسائل میں سے کسی مسئلہ کو حل کر سکیں یہ ایک سوال ہے۔ جس کا جواب ہم مولانا ہی کے ارشادات کے جواب پر چھوڑتے ہیں۔ پس منظر میں چلتے ہیں اور ان سے یہ پوچھنے کی جرأت کرنا چاہتے ہیں کہ جن لوگوں کے بدولت آپ کے مذہبی جھگڑوں کا ہمارے ہاں ایک لامتناہی سلسلہ جاری ہے۔ کیا سیاست میں ان کی مداخلت بہتر ثابت ہوگی کیا ان کی بدولت سیاست کا بھی وہی حال ہوگا جو مذہب کا ہوا ہے۔

اعلان دار القضاء

مکرم چوہدری فقیر محمد صاحب مرحوم ریٹائرڈ ایس پی و سابق وکیل الدیوان ربوہ نے اپنی دو نابالغ بچیوں (مریم صدیقہ و عائشہ صدیقہ) کے نام دفتر امانت ربوہ میں کچھ رقم جمع کرائی ہوئی ہے۔ اب بچیوں کی والدہ مسماۃ ممتاز بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری صاحب مرحوم درخواست کرتی ہیں۔ کہ بچیوں کی پرورش کے لئے اس میں سے حسب ضرورت رقم نکلوانے کی اجازت دی جائے سو اگر مرحوم کے کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو۔ تو وہ ایک ماہ تک بینا اعتراض مع وجہ بھجوا دیں۔ ورنہ بعد میں کوئی اعتراض مسموع نہ ہوگا۔ (قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ایبے سینیا ۱۵ روز سے سخت بیمار ہیں۔ چل پھر نہیں سکتے۔ اور نہایت تکلیف کی حالت میں علاج کے لئے عدیس آبابا تشریف لے جا رہے ہیں احباب ان کیلئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت کامل اور مزید خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

سٹرلنگ علاقہ

حال ہی میں .... سٹرلنگ علاقہ کے معاملات دولت مشترکہ کے وزراء اور افسروں کے سامنے پیش کئے گئے ہیں تاکہ وہ پوری توجہ سے اس پر غور کر سکیں۔ اس سلسلہ میں بہت سی خبریں اخبارات میں آ رہی ہیں۔ ان سے وہی لوگ اچھی طرح مستفید ہو سکتے ہیں۔ جو اس علاقہ کی ماہیت اور اس کے کاروبار سے بخوبی واقفیت رکھتے ہیں

مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ سٹرلنگ علاقہ میں کنیڈا کے سوا دولت مشترکہ کے باقی سارے ممالک برما۔ عراق۔ آئس لینڈ۔ اردن اور جمہوریہ آئرلینڈ شامل ہیں۔ چونکہ ان ملکوں میں تجارتی لین دین پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ اس لئے ان کے درمیان تبادلہ کے کنٹرول کے بغیر تجارتی کاروبار ہو سکتا ہے۔ یہاں تک کہ سرمایہ کی ادائیگی بھی آزادانہ اور بلا کنٹرول ہو سکتی ہے۔ اگرچہ بعض ممالک مثلاً آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ نے سٹرلنگ علاقہ کے دوسرے ملکوں میں سرمایہ کی درآمد پر بعض پابندیاں عاید کر رکھی ہیں۔ پس دنیا کے ایک بہت بڑے حصے پر سٹرلنگ علاقہ مشتمل ہے اس میں باہمی تجارتی کاروبار ہو سکتا ہے۔ بلا روک ٹوک سرمایہ ایک ملک سے دوسرے ملک میں لگایا جا سکتا ہے۔

یہ تشریح اسی حد تک اس علاقہ کو ...... واضح کر سکتی ہے جس حد تک اعضاء کا نام لینے سے انسانی جسم کی ساخت کی وضاحت ہوتی ہے۔ سٹرلنگ علاقے کی اصل حقیقت جاننے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ممالک کے اس گروپ کی تاریخ اور تجارت کے ارتقا کا مطالعہ کیا جائے۔ جس نے اپنے زر کے لین دین کے لئے پونڈ سٹرلنگ کو واسطہ قرار دیا ہے۔ یہ طریق کار کسی شعوری کوشش سے وجود میں نہیں آیا بلکہ انیسویں اور بیسویں صدی میں برطانیہ کی صنعتی اور تجارتی فوقیت کی وجہ سے ...... خود بخود رائج ہو گیا ہے۔

سٹرلنگ کے ذریعہ تجارت

برطانوی تاجر جوں جوں نئے نئے علاقوں اور منڈیوں میں تجارت کے لئے گئے وہ اپنی کرنسی بھی ساتھ لیتے گئے۔ یہ برطانوی سرمایہ ہی تھا جس سے نئے علاقے ترقی پذیر ہوئے۔ برطانیہ نے نہ صرف سرمایہ ہی بہم پہنچایا جس سے یہ نئے علاقے ترقی کرنے لگے بلکہ انہیں بہت سے صنعتی سامان کی ضرورت بھی لاحق ہوئی۔ چنانچہ انہوں نے یہ سامان ان سے خریدا جب ان نوآبادیات نے اپنی پیداوار برطانیہ کے علاوہ کسی اور ملک کے پاس فروخت کرنا چاہی تو انہیں برطانیہ ہی کے ذریعہ لین دین کرنا پڑا اور یوں یہ لین دین سٹرلنگ میں ہی ہوتا تھا۔ مال برطانوی جہازوں میں لے جایا جاتا سودا لنڈن کی منڈی میں بیمہ کیا جاتا اور اس کی ہنڈی بھی لنڈن پر جاری کی جاتی۔ اس طرح ان ممالک کے کاروبار کا واحد وسیلہ سٹرلنگ ہو گیا اور لنڈن ان کا بینکر بن گیا۔

اس زمانے میں سٹرلنگ علاقے کے ارتقا کا احساس نہ ہو سکا۔ کیونکہ ان دنوں جب کہ برطانیہ کو تجارتی اور مالیاتی اقتدار حاصل تھا۔ سٹرلنگ سسٹم تو محض بین الاقوامی سونے کا معیار تھا۔ ۱۹۳۱ء کے بعد سٹرلنگ علاقے کو تسلیم کرنے کا موقعہ پیدا ہوا۔ اس وقت پونڈ سٹرلنگ نے سونے کے معیار سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اور پھر دنیا کے ہر ملک کو اس بات کا فیصلہ کرنا پڑا کہ آیا وہ سٹرلنگ کا اتباع کرے یا سونے کے معیار پر قائم رہے۔ بہت ممالک کا چونکہ برطانیہ سے لین دین تھا۔ اس لئے انہوں نے سٹرلنگ کا انتخاب کیا۔ ان میں دولت مشترکہ کے علاوہ دوسرے ممالک بھی تھے۔ جن میں ناروے سویڈن۔ ڈنمارک۔ بلقانی ممالک اور بالآخر جاپان ارجنٹائن اور فرانس بھی شامل ہو گئے۔

یہ گروہ بندی بالکل غیر رسمی اور غیر واضح تھی۔ اس میں ملک بلا اطلاع اور بلا اجازت شامل ہوتے اور نکل جاتے تھے۔ سٹرلنگ علاقے کا قانونی تعین ۱۹۳۹ء میں جنگ شروع ہونے کے بعد سے ہوا ہے۔ جنگ کے باعث برطانیہ اور دولت مشترکہ کے دوسرے ملکوں میں زرمبادلہ پر پابندی لگا دی گئی۔ تاکہ سونے اور ڈالر کے اس سرمایہ کو محفوظ کیا جائے جس کی ضروری سامان کی درآمد کیلئے ضرورت تھی۔ بہرحال یہ فیصلہ کیا گیا کہ سٹرلنگ کے سارے علاقے کے اندر ادائیگی کی پوری آزادی بحال رکھی جائے اس غرض کیلئے سٹرلنگ علاقہ کا تعین بھی ضروری تھا۔

بے لکھے قواعد

اس تعین کے باوجود "سٹرلنگ کلب" کا کوئی دستور یا لکھے ہوئے قواعد نہیں ہیں۔ برطانیہ کے دستور کی طرح یہ بھی آہستہ آہستہ معرض وجود میں آ گئے ہیں۔ بہرحال چند روایات اور بے لکھے قواعد ہیں جو رکنیت کے ساتھ لازم ہو گئے ہیں۔ ان میں سے سب سے پہلا قاعدہ یہ ہے کہ سارے رکن ممالک اپنی شرح تبادلہ سٹرلنگ کے لحاظ سے متوازن رکھتے ہیں اور ان کے درمیان سٹرلنگ کا معیار ہی ایک مرکز ہے۔ اس قاعدہ کے مستثنیات بھی ہیں۔ جب ۱۹۴۹ء میں برطانیہ میں تخفیف زر کی گئی۔ تو پاکستان نے اپنے روپے کی قیمت کو امریکی ڈالر کے معیار کے مطابق برقرار رکھا۔ لیکن اس کے باوجود پاکستان سٹرلنگ علاقے میں بدستور بطور رکن شامل ہے۔

دوسری روایت یہ ہے کہ ہر ملک اپنے بیرونی محفوظ سرمائے کو سٹرلنگ میں لگائے رکھتے ہیں۔ پس برطانیہ اس تمام علاقے کا بطور بینک فرض سرانجام دیتا ہے۔ اور وہ خود مرکزی سونا اور ڈالر کا ریزرو رکھتا ہے تاکہ تمام کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔ اس میں استثنا بھی ہے مثلاً جنوبی افریقہ اپنے محفوظ سرمائے کا بیشتر حصہ سونے میں رکھتا ہے تیسری روایت یہ ہے کہ سارے اراکین تبادلہ کنٹرول اور لائسنس کے بارے میں ایک پالیسی اختیار کرتے ہیں۔ تبادلے کے کنٹرول کی کیفیت اس لئے لازمی ہے تاکہ اس علاقے میں ادائیگی آزادانہ طور سے ہو سکے۔ اگر ایک رکن باقی اراکین سے زیادہ فیاض ہو اور وہ اپنے ملک کے سرمایہ کو ڈالر میں منتقل کرے تو یہ عمل اس سارے نظام میں ایک خامی کا باعث بن سکتا ہے اور اس طرح سارے علاقہ سے سرمایہ باہر نکل جائے گا۔ اس لئے اس نظام کی مضبوطی بھی زنجیر کی کمزور کڑیوں کے باہمی اتحاد پر ہی ہے۔

ایک قابل قدر فرض

دوسری عالمی جنگ نے سٹرلنگ علاقے کا تعین کیا اور پھر ان بنیادی نظریات میں جن پر اس نظام کی اساس تھی۔ بہت بڑی تبدیلی ہو گئی۔ اس نے سٹرلنگ کو ایک ایسی کرنسی بنا دیا جو دوسرے سکوں میں تبدیل نہیں ہو سکتی۔ اس نے برطانیہ کی کئی بڑی بڑی منڈیوں کو بھی ختم کر دیا۔ اس سے برطانیہ کی ذمہ داریاں بہت زیادہ بڑھ گئیں۔ کیونکہ وہ اس علاقہ کا بینکر تھا۔ ان تبدیلیوں کے باوجود سٹرلنگ علاقہ ایک نہایت قابل قدر فرض ادا کر رہا ہے۔ پھر یہ علاقہ دنیا میں سب سے بڑا علاقہ ہے جہاں باہمی لین دین کے ساتھ ادائیگی زر پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ سرمایہ کا باہم یکجا کرنے سے اس علاقہ کی قوت میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اگر یہ سرمایہ علیحدہ علیحدہ جمع رہتا تو اسے کبھی اتنی زیادہ اہمیت حاصل نہ ہو سکتی تھی۔

مالی مشکلات کے باوجود برطانیہ کے لئے اب بھی ممکن ہے کہ وہ سٹرلنگ علاقہ میں اپنا سرمایہ لگائے اور جو ممبر ملک مشکلات میں ہو اس کی امداد کرے۔ اس نظام سے تمام دنیا کو بھی فائدہ پہنچ رہا ہے۔ کیونکہ جب برطانیہ کسی رقم کی ادائیگی کا معاہدہ کرتا ہے۔ یا کسی مالیاتی نظام کا رکن بنتا ہے۔ مثلاً یورپی ادائیگیوں کی یونین تو یہ معاہدہ اکیلے برطانیہ سے ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے اندر پورا سٹرلنگ علاقہ آ جاتا ہے۔ اور یہ معاہدہ اسی کی طرف سے ہوتا ہے اگر یہ سارے فوائد برقرار رکھنے مقصود ہوں تو اس کے لئے ضروری ہے کہ مرکز میں بینکر ہمیشہ اس قابل رہے کہ وہ ہر مطالبہ پورا کر سکے۔

(ب۔ ا۔ س)

ملازمت کے متلاشی توجہ کریں

احباب کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیکرٹری صاحب پاکستان ریلوے سروس کمیشن (۱۴۳ جی۔ ٹی روڈ لاہور) نے ایک ہیڈ مولوی اور ایک نائب ٹیچر کیلئے درخواستیں طلب فرمائی ہیں۔ ہیڈ مولوی کا عالم۔ فاضل یا بی۔ اے ہونا ضروری ہے۔ اور نائب ٹیچر کا بی۔ اے ہونا ضروری ہے۔ بی۔ ٹی کو ترجیح دی جائے گی۔ ہیڈ مولوی کی تنخواہ کا گریڈ ۱۰/۲۰۵ + ای۔ بی ۱۷۵/۲/۱۵/۱۱۵/۶/۸۵ اور نائب ٹیچر کا گریڈ ۲۵۰/۱۰/۱۲۵ ہو گا۔ الاؤنسز وغیرہ اس کے علاوہ ہوں گے۔

یہ درخواستیں مورخہ $\frac{12}{52}$-۱۵ تک سیکرٹری صاحب کی خدمت میں بوساطت دفتر روزگار ریلوے کے مجوزہ فارموں پر جو بڑے بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ میں مل سکتے ہیں۔ معہ نقول اسناد پہنچ جانی چاہئیں۔

(بحوالہ چٹھی (۱) ۵۲/۱۶/PSC مورخہ $\frac{11}{52}$-۲۱ - ۱۴۳ جی ٹی روڈ لاہور)

تعلیم وتربیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وہی جو بدی کو چھوڑتا اور نیکی کو اختیار کرتا ہے۔ اور کجی کو چھوڑتا اور راستی پر قدم مارتا ہے اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتا اور خدا تعالےٰ کا ایک بندہ مطیع بن جاتا ہے ہر ایک جو ایسا کرتا ہے وہ مجھ میں ہے اور میں اس میں ہوں۔ مگر ایسا کرنے پر فقط وہی قادر ہوتا ہے جس کو خدا تعالےٰ نفس مزکی کے سایہ میں ڈال دیتا ہے۔" (فتح اسلام)

(ناظر تعلیم وتربیت ربوہ)

سو فیصدی چندہ حفاظت مرکز کے وعدے پورے کرنیوالے احباب

جن دوستوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فیصدی پورے کر دیئے ہوئے ہیں یا اب کئے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے۔ جن دوستوں نے ابھی تک اپنے وعدے پورے نہیں کئے۔ ان کو جلد ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

نمبر شمار	ادا کنندگان احباب کے اسماء گرامی	رقم ادا کردہ
۱۴۳۰	سلطان خان صاحب چک ۱۲۲ ہزارہ ضلع بہاولپور	۱۶۰—۰—۰
۱۴۳۱	دل محمد صاحب ولد احمد دین صاحب ادرحمہ ضلع سرگودھا	۵—۰—۰
۱۴۳۲	میاں لال دین صاحب چک ۵۶۵ ضلع لائلپور	۳۵—۰—۰
۱۴۳۳	چوہدری عبد المجید صاحب چک پنیار ۹ سرگودہا	۱۲—۰—۰
۱۴۳۴	محمد خان صاحب مرحوم مونگ ضلع گجرات	۷—۸—۰
۱۴۳۵	قریشی محمد اکمل صاحب تاجر سابق محلہ دار الفتوح قادیان	۱۲۵—۰—۰
۱۴۳۶	ڈاکٹر محمد احمد صاحب ناصر سابق ایضاً	۲۵—۰—۰
۱۴۳۷	عبد الرحیم صاحب سابق دیانت سوڈا واٹر فیکٹری قادیان	۱۰۰—۰—۰
۱۴۳۸	محمد عبد اللہ صاحب کشمیری سابق محلہ دار الفتوح قادیان	۷۰—۰—۰
۱۴۳۹	شیخ محمد عبد اللہ صاحب تاجر سابق محلہ دار الفتوح قادیان	۳۰—۰—۰
۱۴۴۰	مستری دین محمد صاحب ایضاً	۴۰—۰—۰
۱۴۴۱	میاں عطاء اللہ خان صاحب ایضاً	۶۰—۰—۰
۱۴۴۲	مستری عبد الحمید صاحب ایضاً	۲—۰—۰
۱۴۴۳	مولوی سکندر علی صاحب سابق بھینی بھانگر	۱۶۰—۰—۰
۱۴۴۴	اہلیہ صاحبہ مولوی سکندر علی صاحب ایضاً	۶—۰—۰
۱۴۴۵	چوہدری محمد بخش صاحب ایضاً	۳۰—۰—۰
۱۴۴۶	مرزا احمد شفیع صاحب شہید مرحوم دار الرحمت	۹۶—۰—۰
۱۴۴۷	محترمہ اہلیہ صاحبہ مرزا احمد شفیع صاحب مرحوم شہید	۲۰—۰—۰
۱۴۴۸	خیر دین صاحب سابق تنگل خورد	۵۰—۰—۰
۱۴۴۹	مرزا محمد یعقوب صاحب مع اہلیہ دفتر تحریک جدید	۸۲—۰—۰
۱۴۵۰	چوہدری سلطان احمد صاحب دفتر تحریک جدید	۵۱—۰—۰
۱۴۵۱	مرزا رحیم بخش صاحب سابق دھرم کوٹ بگا	۳۰—۰—۰
۱۴۵۲	شیخ سلیم اللہ جان صاحب ایضاً	۶۰—۰—۰
۱۴۵۳	وزیر علی صاحب باورچی سابق حلقہ مسجد مبارک	۱۵—۰—۰
۱۴۵۴	چوہدری سردار محمد صاحب سابق دنجوال	۲۱—۰—۰
۱۴۵۵	چوہدری مولا بخش صاحب ایضاً	۳۰—۰—۰
۱۴۵۶	چوہدری فضل احمد صاحب ایضاً	۱۴—۰—۰
۱۴۵۷	چوہدری غلام علی صاحب سابق الٹھوال	۸—۰—۰
۱۴۵۸	اللہ بخش صاحب ایضاً	۲—۰—۰
۱۴۵۹	چوہدری جہان خان صاحب چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا	۵۰—۰—۰

پتہ مطلوب ہے

میاں عبد الرحمن خان صاحب ولد ڈاکٹر فیاض الدین خان صاحب بھاگلپوری کا ایڈریس درکار ہے جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال)

یہ مصلح موعود کا مبارک زمانہ ہے

ہر احمدی کو چست ہونا چاہیئے۔ وہ جہاں کہیں ہو وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کا پتہ روانہ کرے ہم انکو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

درخواستہائے دعا

قاضی علی محمد صاحب خطیب جامع مسجد سیالکوٹ بوجہ انگزیما سخت بیمار ہیں۔ قاضی صاحب جماعت سیالکوٹ کیلئے ایک قیمتی وجود ہیں احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں

فضل الٰہی از ملیانوالہ

مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ایپے سینیا ۲۵ روز سے سخت بیمار ہیں چل پھر نہیں سکتے اور نہایت تکلیف کی حالت میں ہیں۔ علاج کے لئے روڈیسیا بابانشریف لے جا رہے ہیں احباب ان کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ اور مزید خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

— اہلیہ چودھری فتح محمد صاحب درویش عرصہ سے بیمار ہے اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

عطا محمد دیکے دیوی والا ضلع لاہور

خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان دھرو

"تم نے جس شخص کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال۔ اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دو گے۔ وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ وہ تمہاری جانیں اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو۔ اور اپنے عہد کو پورا کرو

میں سمجھتا ہوں ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے وہ میری اس تحریک پر آگے آجائیگا۔ وہ شخص جو خدا تعالےٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھریگا۔ اس کا ایمان کھویا جائیگا" (خطبہ ۹ر نومبر ۱۹۳۴ء مطبوعہ ۱۸ر نومبر ۱۹۳۴ء)

سابقون الاولون کی فضیلت کی سعادت حاصل کرنے والو! احمد تعالےٰ کے نمائندہ کی آواز سن کر لبیک یا امیر المومنین لبیک یا امیر المومنین کا نعرہ لگاتے ہوئے آگے بڑھو۔ اور رضاء الٰہی کے لئے اپنا عزیز مال بڑھ چڑھ کر اپنے امام کے حضور پیش کر دو۔

اے مجاہدو! اس نادر موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ کیونکہ اس اُمت پر یہ دن پھر نہیں آئیں گے۔ رشک کرتے ہوئے ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔ اور ایک احمدی بھی ایسا نہ ہو جو تحریک جدید کے جہاد میں شامل نہ ہو گیا ہو۔

(وکیل المال تحریک جدید)

"الفرقان" کا خاتم النبیینؐ نمبر چھپ گیا!

ایک نظر میں مضامین کا جائزہ

رسالہ الفرقان کا خاتم النبیین نمبر ۱۵ر دسمبر کو شائع ہو رہا ہے۔ اس میں سب سے پہلا مضمون حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے قلم مبارک سے ہے۔ یہ مختصر اور جامع نوٹ اس سوال کے جواب میں ہے کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کیلئے سرزمین عرب کو کیوں ترجیح دی گئی۔ علاوہ ازیں اس رسالہ میں خاتم النبیین کی تفسیر آیات قرآنیہ کی روشنی میں، کتب سماویہ کی پیشگوئیوں کی روشنی میں احادیث وروایات کی روشنی میں بزرگان سلف کے اقوال کی روشنی میں۔ عربی زبان کے استعمالات کی روشنی میں بیان کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے تیس ۳۰ اقتباس بھی شامل ہیں۔ ایک اہم مضمون "اسماء الٰہیہ اور صفات محمودؐ میں مطابقت" میں خاتمیت کی تشریح ایک جدید رنگ میں کی گئی ہے۔ اس نمبر میں شعراء کرام کی متعدد دلچسپ اور دلکش نظمیں بھی درج ہیں۔ جن اہل قلم اصحاب نے اس نمبر کی تدوین میں حصہ لیا ہے۔ ان میں سے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الکبیر۔ جناب قاضی محمد نذیر صاحب پروفیسر جناب ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم گجرات۔ جناب چوہدری احمد دین صاحب پلیڈر کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

یہ بڑے سائز پر سو صفحات کا رسالہ ہے۔ ٹائیٹل آرٹ پیپر پر ہے۔ اس نمبر کی قیمت ایک روپیہ ہے۔ خریداران کو یہ رسالہ ۲۰ر دسمبر کے درمیان روانہ ہو جائے گا۔ نئے بننے والے خریدار ایک سال کے لئے پیشگی چندہ پانچ روپے بھیج کر یہ رسالہ بھی حاصل کر سکتے ہیں نہایت قیمتی مضامین کا یہ مجموعہ ہر احمدی کے پاس ہونا ضروری ہے۔ دوسرے ذوق کے احباب تک اس کا پہنچانا بھی اشد ضروری ہے۔

(منیجر رسالہ الفرقان احمد نگر ضلع جھنگ)

جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

کراچی

بمقام احمدیہ ہال زیر صدارت محترم چوہدری عبد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم بابو اللہ داد صاحب اور مکرم مولوی عبد المالک خاں صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے سرورِ کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مقدسہ پر تقریریں کیں۔ آخر میں صاحب صدر نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے مسلمانوں کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ حسنہ سے سبق حاصل کرنے اور اسے مشعل راہ بنانے کی تلقین فرمائی۔ اس جلسہ میں بفضلہٖ تعالےٰ دوسرے احباب بھی کافی تعداد میں تشریف لائے۔ جلسہ بخیر وخوبی دعا پر ختم ہوا۔ خاکسار عبد القادر سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کراچی۔

مسن باڈہ ضلع لاڑکانہ

جماعت احمدیہ مسن باڈہ ضلع لاڑکانہ کے زیر اہتمام سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ مسجد احمدیہ مسن باڈہ میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم کے بعد مولوی محمدؐ انور صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ککنڈو اور مولوی غلام حیدر صاحب مبلغ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔

(خاکسار مرزا فتح محمدؐ سیکرٹری جماعت احمدیہ مسن باڈہ)

ڈیرہ غازی خاں

جلسہ شام کو سات بجے احمدیہ جلسہ گاہ نزد سبزی منڈی زیر صدارت ملک عزیز محمدؐ صاحب وکیل منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مختلف احباب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور توصیف میں نظمیں پڑھیں۔ اس کے بعد جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر فاضل نے رحمۃ للعالمین کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ حاضرین جلسہ میں ہر طبقہ اور ہر خیال کے افراد موجود تھے دس بجے رات جلسہ بخیر وخوبی دعا پر ختم ہوا۔ نیز اسی دن یکم دسمبر کو مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر نے مقامی گورنمنٹ ڈگری کالج میں اساتذہ اور طلباء کی خاص دعوت پر کالج میں پرنسپل صاحب کی زیر صدارت منعقدہ جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

خاکسار حسن احمدؐ خاں صحابہ زعیم خدام الاحمدیہ ڈیرہ غازیخاں۔

فضل عمر ہوسٹل لاہور

مورخہ یکم دسمبر بروز پیر فضل عمر ہوسٹل یونین کے زیر اہتمام سیرت النبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ مقررین میں سے چودھری محمدؐ علی صاحب ایم۔ اے۔ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے اور مولوی عبد الغفور صاحب قابل ذکر ہیں۔ جلسہ میں طلباء کا ایک تقریری مقابلہ بھی ہوا۔ جس میں محمدؐ شفیق فورتھ ایر اول اور عبد الرشید انبالوی دوم رہے۔ سکرٹری فضل عمر ہوسٹل یونین لاہور۔

جلسہ سالانہ پر آنے والی مستورات

بہنوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حسب سابق جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے وقت اپنے ساتھ ایک رکابی اور ایک گلاس ساتھ لے کر آویں۔ (جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ)

جلسہ سالانہ پر مکانات

کے متعلق احباب جماعت مجھے لکھ رہے ہیں۔ مہربانی کر کے دوست مجھے نہیں۔ بلکہ ناظم صاحب مکانات معرفت افسر صاحب جلسہ سالانہ کو لکھیں۔ جلسہ پر مکانات کے انتظام کے ساتھ میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ جس قدر خطوط مجھے پہنچے ہیں۔ میں نے سب ان کو بھیج دیئے ہیں۔ خاکسار فضل الرحمٰن حکیم افسر لنگر خانہ

امانت تحریک جدید

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ کے نام ضروری ارشاد:۔ "اپنا روپیہ امانت تحریک جدید میں رکھوائیں۔ امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی ہے" (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

(افسر امانت تحریک جدید)